پرافل پٹیل

نائب صدر، عالمی بینک، جنوب ایشیا خطہ

کا

پاکستان کے ترقیاتی فورم سے خطاب

۱۷ تا ۱۹ مارچ، ۲۰۰۴ء

خواتین وحضرات! مجھے یقین ہے کہ اس اہم اجلاس اور کرکٹ میچز کا بیک وقت انعقاد محض حسنِ اتفاق نہیں، لیکن ان امور پر مزید گفتگو سے احتراز میں آپ کیلیئے اس باعثِ اطمنان اعتراف کیساتھ کرونگا کہ عالمی بینک کو اس میدان میں کسی خاص مہارت کا دعویٰ نہیں.

گزشتہ چھ ماہ میں، یہ میرا تیسرا دورۂ اسلام آباد ہے اور میں اس شہر کا مداح ہوتا جارہا ہوں، لیکن ساتھ ہی ساتھ یہاں سے پرے نکلنے اور مزید پاکستان دیکھنے کی بے تابی میں بھی اضافہ ہو رہا ہے. میں یہاں سے باہر نکل کر، پاکستان کے شمال وجنوب میں بسنے والے باشندوں سے ملنا چاہتا ہوں.

نئے ہزاریئے کے ابتدائی برسوں میں پاکستان اپنی سمت متعین کر چکا ہے. ۹۰ کے عشرے کے ضیاع کے بعد، پاکستان نے بحرانی صورتحال سے نکلنے میں شاندار صلاحیت دکھائی ہے، اگر آپکو یاد ہو محض چار سال پہلے پاکستان کی بیرونی ادائیگیوں کی صورتحال انتہائی تشویشناک تھی۔ آج، پاکستان دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو چکا ہے۔ اب ہم ایک ایسے مستقبل کی امید کر سکتے ہیں جب غربت اور آبادی کی شرح تیزی سے گھٹے گی، انسانی ترقی کے پیمانے بہتر ہوجائیں گے۔ معیشت میں چھ فیصد سالانہ کا اضافہ ہوگا۔ جب صارفین کے لئے قیمتوں اور شرحِ مبادلۂ زر میں، بہت مختصر افراطِ زر کے ساتھ، استحکام پیدا ہوگا۔ جب تیزی سے بڑھتی ہوئی معیشت کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ملکی توانائی کے وسائل اور دستیابی میں اضافہ ہوگا۔ اور یہ سب بے حد کم شرحِ سود، بینکاری کے مستحکم اداروں، بہتر نظم ونسق اور قانون کی بالادستی کے ساتھ ہوگا۔ یہ ہے پاکستانی عوام کا، قابلِ حصول اور دیرپا، مستقبل.

نئے ہزاریئے میں پیدا ہونے والی یہ خوشگوار توقعات محض قسمت کا کھیل نہیں، کہ وہ اچھی بھی رہی اور بری بھی، بلکہ یہ ایک اچھی حکمتِ عملی کا نتیجہ ہیں جو ایک طویل عرصے تک اپنائی گئی ہے۔ پیداوار کی شرحِ نمو ۱۹۹۰ء کے عشرے غیر متاثر کُن تین فیصد سالانہ سے بڑھ کر پچھلے سال پانچ فیصد ہوگئی۔ مالی خسارہ پیداوار کی شرحِ نمو کے چھ فیصد سے کم ہوکر چار فیصد ہو گیا ہے، جبکہ ٹیکس کا محصول بڑھ رہا ہے۔ سود پر اٹھنے والے اخراجات میں بھی کمی ہو رہی ہے۔ جو کہ گذشتہ پورے عشرے میں پہلی بار عوامی سرمایہ کاری میں ایک خاطرخواہ اضافہ کا باعث بنا ہے۔ سود کی سالانہ شرح ۱۶ فیصد تا ۱۸ فیصد سے کم ہوکر ۶ فیصد تا ۸ فیصد رہ گئی ہے۔ بیرونی قرضہ، جو کہ نہایت مقروض ممالک (HIPC) کے پیمانے سے بھی کئی گنا زیادہ تھا، تیزی سے کم ہوا ہے۔ پاکستان کی اقتصادی صورتحال کی بہتری اور بیرونی منڈی کے قرضوں تک اس کی رسائی کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ چند ہفتوں پہلے پاکستان نے بیرونی منڈی سے ۵۰۰ ملین امریکی ڈالر کے یورو بانڈز کی خریداری کی تو وہ اسے بہتر نرخوں پر حاصل ہوئے۔

بنیادی ڈھانچے میں گہری اور دوررس اصلاحات شروع کی گئی ہیں۔ اس میں ایک جارحانہ نجکاری کا منصوبہ اور معیشت پر سے وسیع پابندیاں ہٹانا شامل ہیں ـــ جس میں اہم ضرورت کی زرعی اشیا کی قیمتوں کا تعین بالعموم منڈی سے مطابقت رکھتا ہے ـــ اور اسکے علاوہ، تمام شعبے نجی حلقوں کی شمولیت کے لئے کھول دیئے گئے ہیں، برآمداتی شرحِ محصول بے حد کم کردی گئی ہے، اور مالیاتی شعبے کی تشکیلِ نو اور نجکاری کی گئی ہے۔ مالیاتی انتظام کو مضبوط بنانے، انتظامِ حکومت سے تعلق رکھنے والے شعبہ، ٹیکس کے انتظامات اور مالیاتی شعبے پر نظر رکھنے سے متعلق منصوبہ تشکیل دیئے گئے ہیں۔ منتخب حکومتوں کی نچلی سطح سے شروع ہونے والی کارکردگی نظم ونسق کو بہتر بنانے مین مدثابت ہورہی ہے، ضلعی حکومتوں کے قیام سے جو غیر مرکزیّت پیدا ہوئی ہے اسکی وجہ سے عوامی سطح پر احتساب کے عمل میں اضافہ ہوا ہے۔ مالیاتی انتظام کو مضبوط بنانے، انتظامِ حکومت سے تعلق رکھنے والے شعبہ، ٹیکس کے انتظامات اور مالیاتی شعبے پر نظر رکھنے سے متعلق منصوبہ تشکیل دیئے گئے ہیں۔

گزشتہ چار برسوں میں ہونے والی پیشرفت پر اظہارِ مسرت سے قبل پاکستان کی ترقی کے خواہاں تمام شرکا کو ایک لحظہ توقف ضرور کرنا چاہیئے، آبادی کا ایک تہائی سے زیادہ حصّہ غریب ہے اور معاشی پیمانے یکساں فی کس آمدنی رکھنے والے بیشتر ممالک سے کہیں پیچھے ہیں۔ پاکستان کے عوام اپنے لیئے یا کم ازکم اپنے بچوں کیلئے ایک بہتر زندگی کی امید رکھتے ہیں اور ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت بھی ان امیدوں کو پورا کرنے کیلئے مناسب اقدام اُٹھائے۔ میں نے اس بارے میں خود سے سوال کیا کہ کیا ان اُمیدوں کا حصول مندرجہ ذیل ترجیہات پر عملدرآمد سے ممکن نہیں؟

سب سے پہلے، بنیادی ڈھانچہ میں سرمایہ کاری: پیداوار کو برقرار رکھنے اور غریبوں کو بنیادی خدمات کی فراہمی میں اضافہ کے لئے۔۔۔ مثلاً، پانی، بجلی، صفائی اور نقل وحمل کی سہولیات تک ان کی رسائی۔۔۔ اس سب کے لئے بنیادی ڈھانچہ میں ہونے والی سرمایہ کاری میں اضافہ کے ساتھ ساتھ اداراتی اور منصوبہ جاتی اصلاحات کی بھی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر، پانی کے شعبے میں قومی سطح سے لے کر کھیتوں کی سطح تک سرمایہ کاری کی ضروریات بہت زیادہ ہیں، مگر اس کے ساتھ ساتھ، فراہمیِ آب کی خدمات کو صارفین اور کسانوں کے آگے جوابدہ اور شفاف بنانا بھی اتنا ہی ضروری ہے۔ اسی طرح بجلی کے شعبے میں اصلاحات اب بھی ایک اہم ترجیح ہے، جس سے پیداوار میں اضافہ اور اس شعبے کے خسارے سے نمٹنے کیلئے بجٹ میں ایک بڑا حصہ مختص کرنے میں کمی کی جاسکتی ہے، اور اس طرح تخفیفِ غربت (PRSP) کے اخراجات کے لئے موجودہ وسائل میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ یہاں حکومت تعریف کی مستحق ہے کیونکہ وہ ایک شعبہ جاتی اصلاحی منصوبہ (سیکٹرری کوری پلان) تیار کررہی ہے

علاقائی اور بین الاقوامی انضمام کو مزید گہرا کرنا بھی ان ترجیہات کا حصہ ہے۔ پاکستان پہلے ہی تجارت کے حوالے سے جنوبی ایشیاء کا سب سے زیادہ آزاد قوانین رکھنے والا ملک ہے، اور حال ہی میں قرار دیئے گئے "جنوب مشرقی آزاد تجارتی خطہ" میں رہتے ہوئے، اور عالمی تجارتی تنظیم (WTO) کے اصولوں اور کثیر الفریقیت **نظریہ** کے مطابق، اسے مزید گہرے علاقائی انضمام کی طرف لے جایا جاسکتا ہے۔ اس صورتحال کے ممکنہ فوائد تو بے تحاشا ہیں، اور محض تجارتی روابط کی سطح سے کہیں آگے جاسکتے ہیں۔ مگر اصل چیلنج یہ ہے کہ کام تو مقامی سطح پر کیا جائے لیکن سوچ عالمگیر رکھی جائے۔ عالمی معیشت میں شمولیت پیداوار کو ایک مقررہ عرصے میں کہیں زیادہ بڑھا سکتی ہے۔ اگر سرمایہ کاری کی سطح کو بڑھایا جائے اور اندرونی پالیسیاں اس کے حق میں ہوں، خصوصاً کاروبار کرنے کے اخراجات کو کم کیا جائے اور اس کمی کو برقرار رکھا جائے، ٹیکسوں میں کمی کرکے یکساں سطح پر لایا جائے، غیر ضروری انتظامی پابندیوں اور دفتری رکاوٹوں کو ختم کیا جائے یا کم سے کم رکھا جائے، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ایک ایسی فضا پیدا کی جائے جو ایک خاندان کو اشیاء بنا کر فروخت کرنے اور خدمات فراہم کرکے پھلنے پھولنے کا موقع دے۔ اور اس منافع کو مزید سرمایہ کاری کے مواقع فراہم کرے۔

ترجیہات میں سب سے اہم، پاکستان کا سب سے بڑا اثاثہ اسکے عوام ہیں۔ ماضی کی یہ روایت رہی ہے کہ پاکستانی عوام کی انفرادی اور معاشرتی ترقی پر بہت کم توجہ دی گئی ہے۔ آج، اگر معاشی پیداوار کو ایک طویل عرصے تک برقرار رکھنا ہے تو حکومت کی فراہم کردہ بنیادی خدمات۔۔۔ مثلاً تعلیم، صحت، صنفی برابری، انصاف اور قانون اور پانی کے حصول۔۔ کو بہتر بنانا ہوگا۔ اس کے لئے بنیادی سہولیات کی مد میں کیئے جانے والے اخراجات میں بیرونی وسائل، خاص طور پر سستے قرضے، اور ساتھ ہی ساتھ ملکی وسائل میں مختص حصے میں اضافہ کی بھی ضرورت ہوگی۔ PRSP نے پہلے ہی غریبوں کے حق میں ہونے والے اپنے اخراجات کو ۲۰۰۱ء کے مالی سال میں شرحِ نمو کے ۴ء۵ فیصد سے بڑھا کر ۲۰۰۸ء کے مالی سال تک ۸ء۶ فیصد کرنے کی پرزور منصوبہ بندی کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، متوقع قومی مالیاتی کمیشن ایوارڈ کے ذریعہ مزید وسائل کی منتقلی، اور صوبائی مالیاتی کمیشن کے نظام کے ذریعے ان اضافہ شدہ منتقلیوں سے بنیادی سہولتوں کی فراہمی بہتر کی جاسکتی ہے۔

مگر پھر بھی محض سرکاری سطح پر زیادہ سے زیادہ خرچ کرنا ہی کافی نہیں ہے۔ جہاں ضلعی حکومت کا قیام، عوامی خدمات فراہم کرنے کے لئے ایک بہتر ماحول دینے کا اعادہ کرتا ہے، وہاں ایک نئی سوچ بھی درکار ہے، ماضی کے پرانے طریقے یہ کام نہیں کرسکیں گے۔ انسانی ترقی کے اہداف کو پورا کرنے کے لئے نجی شعبہ کی زیادہ سے زیادہ صلاحیت کو استعمال کرنا ہوگا۔

اس اجلاس میں شرکت میرے لیئے باعثِ افتخار ہے، میرے لیئے یہ امر بھی باعثِ عزت ہے کہ میں ایک ایسے ملک میں موجود ہوں جس نے اس ترقیاتی اجلاس کا انعقاد یہاں یعنی اندرونِ ملک کروا کر اسکی مکمل ملکیت کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ میں اُمید کرتاہوں کہ اگلے برس ہم اس اجلاس کا کوئی جُزو اسلام آباد سے باہر بھی لیجاسکیں، پاکستانی عوام سے مزید قریب تر، پاکستان کی گلیوں اور دیہات تک، تاکہ صورتحال کو قریب سے دیکھا جاسکے۔ اگر ہم آج یہاں تعین کیئے گئے کُچھ اہداف کے حصول میں کامیاب ہوسکے تو یقیناً ہم اگلے برس چند مٹیلی اور کچی گلیوں میں بھی "پاکستان پھر سے ترقی کی راہ پر گامزن ہے" کا کُچھ ثبوت دیکھ سکینگے۔